

شام جھانکتی ہوئی

پہر پہر روزنوں کی اوٹ سے تمام دن
شام جھانکتی ہوئی
فصیل و بامِ شہر شب کو روندتی پھلانکتی
شام جھانکتی ہوئی
لہر لہر تیرگی میں ڈوبتی چلی گئی
ابھر کے موج ہو گئی
دبک کے برف بن گئی
ہبی تو حرف بن گئی
شام جھانکتی ہوئی
پس نقابِ شام سب ستارگاں شریں سے
کچھ پناہ گیر سے
تیرہ تار آنکھوں میں
جھانکنے کی کوششوں میں
فرطِ اضطراب سے
ساغرِ حجاب سے
یک بیک چھلک پڑے

ٹوٹ کر بکھر گئے
تو آنکھوں کے آس پاس
ان کہی کہانیوں کے
بے شمار سایہ دار سے شجر
پھیلنے چلے گئے
شام پھیلتی گئی
کہانیوں کے سائے میں
غنودگی کے جگنوؤں کی آب و تاب کھو گئی
تو سائے گہرے ہو گئے
جھانکیوں کی گودیوں میں جھوٹ موٹ سو گئے
جھانکیاں جوان ہیں
کہانیاں جوان ہیں
سائے بھی جوان ہیں
شام بھی جوان ہے
شام جھانکتی ہوئی